

سید محمد کفیل بخاری

ڈپٹی سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان

احرار کا قافلہ تحفظ ختم نبوت اور آپ کا تعاون

عقیدہ ختم نبوت اسلام کی روح، ایمان کی جان اور وحدت امت کی اساس ہے۔ امت مسلمہ کی بقاء و استحکام اسی عقیدہ میں مضمر ہے۔ یہود و نصاریٰ نے تکمیل دین کے اعلان کے بعد پہلی ضرب عقیدہ ختم نبوت پر لگائی تاکہ امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے۔ نبی ختمی مرتبت ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری دنوں میں فتنہ ارتداد نے سراٹھایا۔ مسیلہ کذاب اور اسود عسی وغیرہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسود عسی کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات مبارکہ میں حضرت فیروز ویلمی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور مسیلہ کذاب کو خلیفہ بلا فصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ جہاد یمامہ میں سینکڑوں صحابہ شہید ہوئے مگر انہوں نے خاتم النبیین ﷺ کے قولی فیصل ”جو مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو“ کو سچ کر دکھایا۔

یوں تو چودہ صدیوں میں سو سے زائد ملعون اور جھوٹے افراد نے نبوت کے دعوے کیے اور اپنے اپنے عہد میں عبرتناک انجام سے دوچار ہو کر جہنم کا ایندھن بنے مگر گزشتہ صدی کے آخر میں ہندوستان کے نصرانی حکمران انگریز نے امت مسلمہ میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لیے ایک ملعون شخص مرزا قادیانی کو اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے منتخب کیا۔ یہ شخص (بقول خود) ”انگریز کا وفادار اور خود کا شہ پودا“ تھا اور اسی وفاداری کے تحت اس نے پہلے اپنے آپ کو مبلغ و مناظر اسلام کے طور پر متعارف کرایا اور پھر بتدریج مہدی، مجدد، مسیح موعود، ظلی و یروزی نبی اور آخر میں معاذ اللہ محمد واحد (ﷺ) ہونے کا دعویٰ کیا۔ سب سے پہلے علماء لدھیانہ اور بعد میں علماء دیوبند نے اس پر کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ مسلمانوں میں اضطراب بڑھا اور محدث کبیر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہ نے فتنہ قادیانیت کے عوامی محاسبہ کے لیے علماء حق کو تیار کیا۔ مارچ ۱۹۳۰ء میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ کی انجمن خدام الدین لاہور کے سالانہ جلسہ میں حضرت انور شاہ کشمیری نے پانچ سو علماء کی معیت میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کو ”امیر شریعت“ منتخب کیا اور ان کے ہاتھ پر فتنہ قادیانیت کے محاسبہ و تعاقب کے لیے زندگی وقف کرنے کی بیعت کی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے مجلس احرار اسلام کے تحت ”شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت“ قائم کر کے قافلہ ختم نبوت تشکیل دیا۔ مرزا کی جنم بھوی قادیان میں مجلس احرار اسلام کا دفتر، مدرسہ، مسجد اور لنگر خانہ قائم کیا۔ قادیانیوں نے تشدد، قتل، خوف و ہراس اور مسلمانوں کو زور و کوب کرنے کے تمام ذلیل ہتھکنڈے آزمائے مگر منہ کی کھائی۔

قادیانیوں نے کشمیر کو اپنی سازشوں کا مرکز بنایا تو مجلس احرار نے ۱۹۳۰ء کی تحریک کشمیر میں پچاس ہزار کارکنوں کی گرفتاری اور چنیوٹ کے الٹی بخش شہید سمیت کئی کارکنوں کی شہادت پیش کر کے قادیانیوں کی سازش ناکام کی اور ڈوگرہ

راج کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔

مجلس احرار اسلام نے میاں قمر الدین رحمہ اللہ (لاہور) کو ”ختم نبوت وقف قادیان“ کا صدر اور مولانا عنایت اللہ چشتی (ساکن چکڑالہ ضلع میانوالی) کو قادیان میں پہلا مبلغ مقرر کیا۔ پھر احرار رہنما، فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات، ماسٹر تاج الدین انصاری، مولانا لعل حسین اختر اور قاضی احسان احمد شجاع آبادی قادیان میں مرکز احرار اسلام میں بیٹھ کر قادیانیوں کو لکارتے اور مسلمانوں کے حوصلے بڑھاتے رہے۔

۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو مجلس احرار اسلام نے قادیان میں تین روزہ عظیم الشان ”ختم نبوت کانفرنس“ منعقد کی، جس میں تمام زعماء احرار اور ہندوستان بھر کے علماء خصوصاً حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، حضرت مفتی کفایت اللہ، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی، مولانا ابوالوفاء شاہ جہان پوری، مولانا ظہور احمد گوی اور مولانا ظفر علی خان رحمہم اللہ نے شرکت کی۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حلقہ کے تمام علماء سمیت تائید و حمایت کر کے مجلس احرار اسلام کے شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت کے لیے اپنی طرف سے مالی تعاون بھی فرمایا۔ مرشد العلماء حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ کی دعائیں اور سرپرستی ہمیشہ احرار کے ساتھ شامل رہی۔ اس مشن میں مجلس احرار اسلام کو برصغیر کے تمام علماء و مشائخ کی تائید و حمایت اور دعا و تعاون حاصل تھا۔ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کی صدارت میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے تاریخی خطاب نے مسلمانوں میں تحفظ ختم نبوت کا جذبہ بیدار کیا۔ الحمد للہ! قادیانیوں کی ہوا اکھڑ گئی اور احرار کے قافلہ تحفظ ختم نبوت کو فتح حاصل ہوئی۔

قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں نے پاکستان کی سلامتی کو نقصان پہنچانے کی سازش کی اور انگریز کا حق نمک ادا کرتے ہوئے، ان کے منصوبوں کی تکمیل کے لیے سرگرم ہو گئے۔ انگریزوں کے ایماء پر پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ سرفکر اللہ خان قادیانی کو بنایا گیا۔ جس نے تمام ریاستی وسائل کو قادیانی ارتداد کی تبلیغ اور اقتدار پر شب خون مارنے کی سازشوں کو پروان چڑھانے پر صرف کیا۔ ملک پر عملاً قادیانیوں کی حکومت تھی۔ مرزا بشیر الدین ۱۹۵۲ء میں بلوچستان کو ”احمدی سٹیٹ“ بنانے کی پیش گوئیاں کر رہا تھا۔ ان حالات میں مجلس احرار اسلام نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء کو متحد کر کے ”کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت“ تشکیل دی۔

۱۹۵۳ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت برپا ہوئی۔ سفاک و ظالم جنرل اعظم خان نے مارشل لاء لگا دیا۔ بدترین ریاستی تشدد کے ذریعے ہزاروں سرفروشان احرار اور فدائیان ختم نبوت کو گولیوں کا نشانہ بنا کر شہید کیا گیا، تمام رہنما قید کر لیے گئے۔ بظاہر تحریک کو تشدد کے ذریعے کچل دیا گیا۔ مجلس احرار اسلام کو خلاف قانون قرار دے کر ملک بھر میں احرار کے تمام دفاتر سر بہر اور ریکارڈ قبضہ میں لے کر تلف کر دیا گیا۔ زعماء احرار چین سے بیٹھنے والے کہاں تھے۔ ۱۹۵۴ء میں قید سے رہا ہوئے تو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، شیخ حسام الدین، ماسٹر تاج الدین انصاری، حضرت مولانا محمد علی جالندھری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد حیات، مولانا لال حسین اختر، مولانا عبدالرحمن میانوالی، مولانا تاج محمود اور دیگر

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

(۷) ---- اکتوبر ۲۰۰۶ء

تاریخ

احرار رہنما سر جوڑ کر بیٹھے۔ مجلس احرار اسلام پر پابندی کے باوجود تحفظ ختم نبوت کے مشن کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ ستمبر ۱۹۵۴ء میں احرار کی شیرازہ بندی کر کے اور شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت کو بحال کر کے ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کے نام سے کام کا آغاز کیا گیا۔ ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۲ء تک مجلس احرار خلاف قانون رہی۔ لہذا مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام خوش نام سے احرار سرگرم عمل رہے۔ ۲۱ اگست ۱۹۶۱ء کو حضرت امیر شریعت کا انتقال ہو گیا۔ ۱۹۶۲ء میں ایوب خان نے سیاسی جماعتوں سے پابندیاں اٹھائیں تو جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابوذر بخاریؒ نے احرار کے احیاء کا اعلان کیا اور ضمیمہ احرار شیخ حسام الدینؒ کی قیادت میں احرار پھر سرگرم ہو گئے۔ احیاء احرار کا مشورہ دینے والوں میں حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ بھی شامل تھے۔ مجلس احرار اسلام سیاسی اور عوامی میدان میں قادیانیوں اور قادیانی نواز قوتوں کے خلاف سینہ سپر ہوئی تو مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی محاذ پر قادیانیوں کا محاسبہ اور تعاقب کرنے لگی۔ مجلس احرار اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت ایک ہی کام کے دو نام ہیں۔ ان میں گل و بلبل کا رشتہ ہے۔ مجلس احرار اسلام کی مثال گل ہے تو مجلس تحفظ ختم نبوت کی بلبل۔ اور یہ بلبل گلستان احرار کے ہر گل سے لطف اندوز ہوتی رہی ہے۔

شہداء ختم نبوت کا خون بے گناہی رنگ لایا تو ۱۹۷۴ء میں ایک بے مثال تحریک کے نتیجے میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، قائد احرار حضرت مولانا سید ابوذر بخاریؒ، مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی، حافظ عبدالقادر روپڑیؒ، نواب زادہ نصر اللہ خانؒ، پروفیسر عبدالغفور احمد، ابن امیر شریعت سید عطاء الحسن بخاریؒ، علامہ احسان الہی ظہیر شہیدؒ اور دیگر رہنماؤں کی قیادت میں تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ جون ۱۹۷۵ء میں ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء الحسن بخاریؒ قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں فاتحانہ انداز کے ساتھ داخل ہوئے اور تبلیغی جلسوں کے ذریعے قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دی۔ ۲۷ فروری ۱۹۷۶ء میں چناب نگر (سابق ربوہ) میں مجلس احرار اسلام نے مسلمانوں کی پہلی جامع مسجد ”مسجد احرار“ قائم کی۔ جس کا سنگ بنیاد جانشین امیر شریعت قائد احرار حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ نے اپنے دستِ حق پرست سے رکھا اور اجتماع عام سے خطاب فرمایا۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے سابق صدر مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ نے بھی اس موقع پر خطاب فرمایا۔ حضرت سید عطاء الحسن بخاری رحمہ اللہ کی امامت میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ بعد ازاں دونوں بھائیوں اور دیگر کارکنان احرار کو گرفتار کر لیا گیا۔ ابتداء امیر شریعت حضرت سید عطاء الحسن بخاری رحمہ اللہ اور حضرت پیر جی سید عطاء الہیسن بخاری مدظلہ نے یہاں مدرسہ مسجد قائم کر کے قادیانی ”قصر خلافت“ میں زلزلہ برپا کر دیا۔

۱۹۸۴ء میں کل جماعتی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم، قائد احرار ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء الحسن بخاری رحمہ اللہ اور دیگر تمام دینی و سیاسی رہنماؤں کی قیادت میں تحریک تحفظ ختم نبوت برپا ہوئی تو قانونی امتناع قادیانیت کے اجراء کی صورت میں کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

مجلس احرار اسلام کا قافلہ تحفظ ختم نبوت پوری آب و تاب کے ساتھ رواں دواں ہے۔ پاکستان میں اس وقت تیس

مراکز ختم نبوت، محاسبہ قادیانیت کی جہد بین میں مصروف ہیں۔ برطانیہ میں جناب شیخ عبدالواحد اور جرمنی میں جناب محمد اعظم ”احرار ختم نبوت مشن“ کی نگرانی کر رہے ہیں۔ چناب نگر (ربوہ) میں قائد احرار ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء الہیمن بخاری دامت برکاتہم ہمہ وقت مدرسہ ختم نبوت، مسجد احرار میں موجود ہیں۔ نیز مولانا محمد مغیرہ قادیانیوں سے گفتگو اور مناظرہ کے ساتھ ساتھ مبلغین ختم نبوت بھی تیار کر رہے ہیں۔ مسجد احرار چناب نگر میں سالانہ ”تحفظ ختم نبوت کانفرنس“ رجب الاول میں منعقد ہوتی ہے۔ اسی طرح چنیوٹ لاہور، چیچہ وطنی، ملتان اور دیگر شہروں کے مراکز احرار میں بھی تحفظ ختم نبوت کے سالانہ اجتماعات ہوتے ہیں۔ اس سال مرکز احرار دار بنی ہاشم ملتان میں ۱۰ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس باقاعدہ منعقد ہوا۔ جو ان شاء اللہ ہر سال منعقد ہوا کرے گا۔ رد قادیانیت پر ہزاروں روپے کا لٹریچر شائع کر کے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ مرکز احرار چناب نگر میں مسلمانوں کے علاج معالجہ کے لیے فری میڈیکل کیمپ کا اہتمام ہوتا ہے۔ جناب عبداللطیف خالد چیچہ (مرکزی ناظم نشر و اشاعت مجلس احرار اسلام) برطانیہ، سعودی عرب اور پاکستان میں باقاعدگی سے دورے کر کے ختم نبوت کے مشن کی آبیاری کر رہے ہیں۔ مجلس احرار اسلام کی موجودہ قیادت حضرت پیر جی سید عطاء الہیمن بخاری اور پروفیسر خالد شبیر احمد اپنے رفقاء کی بہترین صلاحیتوں کے ساتھ قادیانیت کے محاسبہ و تعاقب میں فعال و سرگرم ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ، مجلس احرار اسلام کی پہچان، شناخت اور تعارف ہے۔ ۱۴ مارچ ۲۰۰۶ء کو مسجد احرار چناب نگر میں قائد احرار ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء الہیمن بخاری کی صدارت میں منعقدہ مرکزی مجلس عاملہ کے ایک اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ:

- (۱) مجلس احرار اسلام ۲۰۰۶ء کو تحفظ ختم نبوت کا سال قرار دے کر ملک بھر میں اپنے اجتماعات اسی عنوان سے منعقد کرے گی اور عقیدہ ختم نبوت و تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے پیغام کو منظم طریقے سے گھر گھر پہنچایا جائے گا۔
- (۲) دینی و ملی امور میں قومی دھارے میں شامل ہو کر بھرپور کردار ادا کیا جائے گا۔
- (۳) مختلف شہروں میں مراکز احرار میں قائم دینی مدارس کے نظام و نصاب تعلیم کو مضبوط و مستحکم کیا جائے گا۔
- (۴) چناب نگر کے مدرسہ ختم نبوت میں آئندہ سال سے درس نظامی کی کلاسیں شروع کی جائیں گی نیز طلباء میں عربی اور انگریزی زبان کے بولنے اور لکھنے کا خصوصی اہتمام کیا جائے گا۔

- (۵) دورِ جدید کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے احراکارکتنوں میں تحریر و تقریر کی صلاحیت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا میں ذرائع ابلاغ کے کردار اور اہمیت سے انہیں متعارف کرایا جائے گا۔ اس سلسلے میں تربیت گاہیں منعقد کی جائیں گی۔

مجلس احرار اسلام نے ۲۹ دسمبر ۱۹۲۹ء کو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ، مفکر احرار چودھری افضل حقؒ اور دیگر اکابر رحمہم اللہ کی قیادت میں ایک فکری و تحریکی سفر کا آغاز کیا تھا۔ اکابر احرار نے مسلمانوں کے دینی عقائد و اعمال کے تحفظ کے ساتھ ساتھ قومی و سیاسی تحریکوں اور سماجی خدمت کے میدان میں بھرپور

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

(۹) ---- اکتوبر ۲۰۰۶ء

تاریخ

کردار ادا کیا۔ اس سفر میں قید و بند کی تمام صعوبتیں برداشت کیں۔ حتیٰ کہ احرار کارکنوں اور رہنماؤں نے اپنی جانیں بھی اللہ کے راستے میں قربان کیں۔

حدث العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو ”امیر شریعت“ منتخب کر کے مجلس احرار اسلام کو تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر سرگرم کیا تھا۔ الحمد للہ احرار آج بھی محاذ ختم نبوت پر داد شجاعت دے رہے ہیں۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء کی ”احرار تبلیغ کانفرنس“ قادیان سے لے کر آج تک ۷۷ سالہ تحریکی سفر میں احرار کارکنوں اور قادیان نے جس استقامت اور جرأت و ایثار کا مظاہرہ کیا، وہ اُن کے لیے توشہ آخرت ہے۔ خصوصاً تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ۱۹۳۴ء (قادیان) ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء (پاکستان) میں برپا ہونے والی تحریک تحفظ ختم نبوت احرار کی جدوجہد کا حاصل ہیں۔ قادیانیوں کے حوالے سے اس وقت پاکستان اور دنیا میں جو صورتحال ہے وہ نہایت اہم ہے۔ ہمیں اس کا مکمل ادراک کرتے ہوئے پوری منصوبہ بندی کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ مجلس احرار اسلام نے تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ (۲۰۰۶ء) میں قومی دھارے میں شامل ہو کر اپنے حصے کا بھرپور کردار ادا کیا۔ امت مسلمہ کے خلاف عالمی سامراج کی سازشوں اور منصوبوں سے عوام کو خبردار کیا۔ اس کے لیے جلسوں اور احتجاجی مظاہروں کو ذریعہ اظہار بنایا گیا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے فرزند حضرت پیر جی سید عطاء الہیمن بخاری پاکستان میں اور رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ کے پوتے مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی بھارت میں مجلس احرار اسلام کی قیادت کرتے ہوئے تحفظ ختم نبوت اور محاسبہ قادیانیت کی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اہل

اس وقت مدرسہ ختم نبوت چناب نگر، مدنی مسجد چنیوٹ، مرکزی عثمانیہ مسجد چچہ وطنی اور مدرسہ معمورہ دارینی ہاشم ملتان زیر تعمیر ہیں۔ مجلس احرار اسلام کے شعبہ تبلیغ تحریک تحفظ ختم نبوت کے تحت قائم مدارس و مراکز، اساتذہ و مبلغین، طلباء کی رہائش، خوراک، علاج اور لٹریچر کی اشاعت وغیرہ پر سالانہ اخراجات تقریباً ایک کروڑ روپے ہیں۔ جدید تعمیرات بجٹ کی کمی کی وجہ سے معلق ہیں۔

تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی جماعت، مجلس احرار اسلام میں شامل ہوں اور قافلہ تحفظ ختم نبوت کے معاون بنیں۔ اپنی زکوٰۃ و صدقات اور عطیات سے احرار ختم نبوت مشن کو مضبوط کریں۔ اللہ کی رضا کے لیے خرچ آپ کریں دعا ہم کریں گے اور اجر اللہ تعالیٰ عطاء فرمائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

رابطہ و ترسیل زر کے لیے:

دارینی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961, 0300-6326621

بذریعہ بینک: چیک یا ڈرافٹ بنام سید محمد کفیل بخاری مدرسہ معمورہ

کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2-3017 یو بی ایل کچہری روڈ ملتان

بذریعہ آن لائن: 010-3017-2 بینک کوڈ: 0165